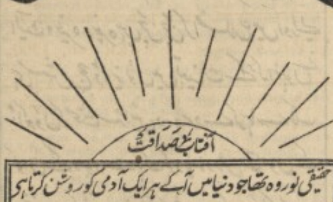


REGISTERED. No. L. 89.

اخبار نور افشاں لودیانہ



نمبر (۴۶) — مطبوعہ ۱۶ نومبر ۱۹۰۰ء بروز جمعہ — جلد (۲۸)

گلدستہ اخبارات

مہاراجہ پٹیالہ کو پانچ روز بخار آیا اور مرغ روح پرواز کرگیا۔ ۲۸ سال کی عمر تھی۔ ڈاکٹران ہیری سپنس۔ گوکل چند تھول۔ نے بہت کچھ علاج کیا مگر کامیاب نہ ہوئے + **حضور وایسرائے** سورت کی سیر فرماکر بمبئی میں رونق افروز ہوئے۔ ۸ نومبر کو میونسپلٹی نے ایڈریس پیش کیا۔ دن کو سیر فرمائی۔ رات کو دعوت ہوئی۔ ۹ کو روانہ ہوگئے + **حضور** کمانڈر انچیف ہند ۱۶ نومبر کو ملتان میں فوج کو ملاحظہ کریں گے۔ ڈیرہ غازی خاں سے بھی فوج یہاں آئیگی + **خوشحال گڈھ** سے ریلوے کوہاٹ تک بنکر آگے تھل تک پہنچادی جائیگی + **راولپنڈی** میں ایک خالصہ ہائیسکول بنانے کے لیے چندہ ہو رہا ہی + **کوہاٹ** میں فوج کے لئے نئی بارکیں بنانے کے لئے۔ ۶۰ ہزار منظور ہوا + **ہندوستانی فوج** جو مہم چین پر گئی ہوئی ہی اس کے واسطے چھ ماہ کا سامان اور بھیجا جائیگا + **جوناگڈھ** میں حضور وایسرائے نے ایک آرٹس کالج افتتاح کیا + **مہاراجہ** صاحب میسور جنوری میں ملک برما کی سیر کے لئے تشریف لے جائیں گے۔ ان کی والدہ مہارانی ایجنٹ بھی ساتھ ہونگی + **چھاونی** میرٹھ کے لئے ایک میدان پریڈ خریدنے کے لئے ۶۰۰۴۴ منظور ہوا + **ڈایرکٹر** جنرل تعمیرات کے عہدہ کی میعاد پانچ سالہ قرار دی گئی + **پرنس** کرسچن وکٹر کا ماتم ہندوستان میں ۲۷ نومبر تک قایم رہیگا + **نیشنل** کانگرس کا ابھی تک کوئی پریذیڈنٹ نامزد نہیں ہوا +

جنوبی افریقہ کی فوجوں کے لئے ۵۰,۰۰۰ ٹوپیاں اور ۲۰ ہزار بوٹ ہندوستان سے اور بھیجے جائیں گے + **مشرقی** افریقہ سے جو فوج واپس آنے والی ہی اس کو ۳ ماہ کی رخصت ملیگی + **بریلی** کا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ چنگی مسمی تندلال ہائی کورٹ میں اپیل کرکے بری ہوگیا + **پولیس** لکھنؤ کے ہیڈ کنسٹبل چیت علی کو دو سال قید کی سزا ہوئی۔ بے ضابطہ خانہ تلاشی کی تھی + **ہندوستان** میں خیراتی کام جا بجا توڑ دئے گئے + **نیلگری** میں کارخانہ کارڈائٹ کے متعلق گورنمنٹ ہند نے ایک معقول رقم منظور کی + **ٹون ہال** شملہ میں لیڈی کالن صاحبہ کے مینا بازار سے ۲۶۰۰ کی آمدنی ہوئی + **پیسٹیور انسٹی ٹیوٹ** کسولی میں اب تک ۵ ، مریض داخل ہوئے۔ ۴۲ شفا پاچکے ۱۳ زیر علاج ہیں + **تعلقداران** اودھ نے گورنمنٹ سے التجا کی تھی کہ ہم اپنی طرف سے ایک ملیشیا فوج تیار رکھنا چاہتے ہیں۔ گورنمنٹ نے اس فیلنگ پر بہت خوشی ظاہر کی اور اس تجویز کو نامنظور کیا + **ضلع** گورداسپور کی تحصیل شکر گڈھ کے موضع درمن میں طاعون پھوٹا + **لالہ** ہرکشن لال بیرسٹر کانگرس کی استقبالی کمیٹی کے سکرٹری ہوئے + **پایونیر** و سول ملٹری گزٹ کے مالکوں میں سے سر جارج ایلن راہی عالم بقا ہوئے + **چندہ** قحط ہند کے لئے لندن سے کل ۵۶ لاکھ آیا + **ضلع** سیونی کے جنگل آدیگانوں میں ایک خونی شیر کے لئے ۶۰۰ کا انعام مشتہر ہوا۔ اب تک ۱۳ ۶ آدمی کھا چکا + **ریاست** میسور نے کاویری سے برقی فایدہ اُٹھانا منظور کیا ہی۔ امریکہ کے جنرل الکٹرک کمپنی نے ۲۲ لاکھ میں اس کا ٹھیکہ لیا ہی۔ پانچ ہزار گھوڑوں کی طاقت کا سامان تیار کرکے کولار کی طلائی کانوں کی کلیں چلائی جائیںگی +

مہارانی ہتوا کو حضور قیصرہ ہند نے تاج الہند کا خطاب دیا ہی + **کانپور** کے کنٹو نامی ایک بدمعاش کو مختلف جرایم میں چالیس سال کی قید کا حکم ہوا ہی۔ اتنی سزا پانے والے مجرم کم ہوتے ہیں + **ملتان** میں ایک شخص نے سرکاری آٹھ سو روپیہ جوئے میں ہار کر خودکشی کرلی + **ہندوستان** میں آجکل ۲۸ کروڑ کے کرنسی نوٹ رائج ہیں۔ یہہ رقم ہندوستان کے تمام زرلگان کے برابر ہی + **کسی** ذات شریف نے کانپور میں جہاں کے باشندے گذشتہ فسادات کی سخت سزاؤں اور تعزیری پولیس کی تقرر کی وجہہ سے پہلے ہی خوف زدہ ہو رہے تھے۔ یہہ افواہ اڑا دی کہ جو شخص رات کو ۹ بجے کے بعد بلا لالٹین نکلیگا وہ گرفتار کرلیا جائیگا۔ اس افواہ کا عام پر یہہ اثر ہوا کہ دیکھتے ہی دیکھتے دکانداروں کی ہزاروں لالٹین بک گئیں + **ممبران** پارلیمنٹ کی تنخواہیں روئے زمین پر مختلف ممالک کے پارلیمنٹوں کے ممبروں کی سالانہ تنخواہیں حسب ذیل ہیں۔ نیوزیلینڈ میں ایک سو پونڈ جاپان میں ایک سو ساٹھ پونڈ۔ ساؤتھ آسٹریلیا میں دو سو پونڈ۔ کوئیر لینڈ میں چار سو پونڈ۔ کینڈا میں چار سو پونڈ۔ برازیل میں چھ سو پونڈ میکسیکو میں چھ سو پونڈ۔ امریکہ میں ایک ہزار پونڈ وکٹوریہ میں تین سو پونڈ۔ فرانس میں تین سو ساٹھ پونڈ + **بڑا** کتب خانہ عجائب خانہ لندن میں سب سے بڑا کتب خانہ ہی۔ سلطنت انگلستان اور تمام برٹش مقبوضات میں جو کتابیں چھپتی ہیں ان کی ایک ایک کاپی بلاناغہ وہاں بھیجی جاتی ہی۔ ان کی فہرست دس سالوں میں ساٹھ لاکھ روپیہ کے صرف سے تیار کی گئی ہی + **حضور** وایسرائے کا استقبال حکام گوا نے حضور لارڈ کرزن کے استقبال کیواسطے تیس ہزار روپیہ خرچ کرنا منظور کیا ہی +

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی۔ ایڈیٹر
پادری ایس۔ این۔ پی۔ داس صاحب پنڈت رامانند صاحب اور منشی عالم صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹرز
پادری ایچ۔ گولکناتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے۔ پادری پی۔ سی۔ اپل صاحب
پادری جی۔ ایل۔ ٹھاکرداس صاحب۔ پادری چھبیل سنگھ صاحب
پادری ایل۔ بی۔ ملک صاحب۔ پادری کیدارناتھ صاحب
ایڈیٹوریل کارسپانڈنٹس

جنگ ٹرنسوال۔ کرونسٹاڈ وبوتھاویلی کے درمیان بوئروں کے ساتھ ایک نہایت سخت جنگ ہوئی۔ اور بوئروں کی تمام شیخی کرکری ہوگئی پریسیڈنٹ سٹاین اور بوئر جنرل ڈیویٹ اس جنگ میں شامل تھے سخت شکست کھاکر بھاگ گئے۔ برٹش فوج نے، توپیں اور بہت سا سامان بھی بوئروں سے چھین لیا۔ ۲۴ قتل اور ۳۰ بوئر زخمی اور ایک سو بوئر قید کئے گئے۔ انگریزی فوج سے جنرل لیگالیس معہ ایک کپتان وایک لفٹنٹ قتل ہوئے۔ ۸ سپاہی بھی قتل ہوئے۔ ۷ افسر۔ ۲۶ سپاہی زخمی۔ حضور لارڈ رابرٹس نے برٹش سپاہیوں کی نمایاں فتوحات پر کمال مسرت ظاہر کی۔ اور فرمایا کہ جنگ ٹرنسوال کے نتیجہ نے ان سب لوگوں کی آنکھیں کھول دی ہیں جو انگلستان کی طاقت اور عظمت پر حرف گیری کرتی تھیں۔ انگلستان کی قوت اور رعب اب پورے طور پر آشکارا ہوگیا نو آبادیوں کی وفاداری نے انگلستان کی طاقت کو لاثانی ثابت کردیا اب جو لوگ نکتہ چینیاں کرتے ہیں انہیں کون پوچھتا ہے۔

پنجاب اور ڈاکہ کی وارداتیں۔ جس طرح ڈاکہ کی وبا صوبہ متوسط اور صوبہ شمال ومغرب میں پھیلی ہوئی تھی اسی طرح سے پنجاب میں پھیلی تھی۔ مگر یہہ خوشی کی بات ہے کہ پنجاب کے حاذق ڈاکٹر آنریبل سر ولیم میکورتھ ینگ نے اس وبا کا ایسا علاج برمحل کیا کہ اب اس کا نام اور نشان بھی اس صوبہ میں نہیں رہا۔ آپ نے اپنی کامل تشخیص اور تفتیش سے ایسے ایسے لایق اور بیدار مغز مجسٹریٹ جیسے کہ مسٹر ایکنس کپتان الیٹ وغیرہ وغیرہ ہیں جن جن کر اضلاع میں اور ایسے ہی سشن جج ڈویزنوں میں تعینات کئے کہ انہوں نے ڈاکوؤں کو سخت سزائیں دے دے کر ہمارے ملک کو ان کے وجود سے پاک کردیا۔ اور جن مقاموں کے باشندوں کی نسبت ذرا بھی شبہ ہوا کہ وہ ڈاکوؤں سے سازش رکھتے ہیں یا ان کی ہمدردی کرتے ہیں۔ وہاں تعزیری پولیس قایم کی۔ ہم صوبہ پنجاب کو مبارکباد دیتے ہیں کہ اب یہہ صوبہ ہز آنر کی نمایاں کوشش کے طفیل ڈاکہ کی وبا سے بالکل پاک اور صاف ہوگیا پنجاب کے باشندے ہز آنر کی مہربانیوں کے جہاں تک شکرگزار ہوویں وہاں تک ہی ان کی شکرگزاری واجب ہے ؎

همه از بهرِ شکرِ نعمتِ اوست
هر زبانے که در دهان باشد

سمرقند۔ یہہ ایک عجیب بات ہے کہ سردار اسحاق خاں بارک زئی کا بڑا بیٹا سردار اسمیل خاں اس مدرسہ کے مدرسوں میں داخل ہوگیا ہے جو روس کیطرف سے اپنے افسروں کو فارسی زبان سکھلانے کے لئے سمرقند میں کھولا گیا ہے۔ ضرور ہے کہ اس مدرسہ میں قناعت کے باب گلستان اور بوستاں سے پڑھائے جائیں اور اچھی طرح سے ہر ایک طالب علم کے یہہ ذہن نشین کرایا جاوے کہ قناعت شعاری اور امن پسندی او سلامت روی سے بڑھکر دنیا میں کوئی بھی نعمت نہیں جو اس نعمت سے محروم ہیں وہی ذلیل اور ابتر حالت میں ہیں اور آیندہ بھی رہینگے۔

تار برقیاں

لارڈ کچنر صاحب جوہانسبرگ کو گئے بعد ازاں شمال کو تشریف لے جائینگے۔ **آرنج ندی** کے شمال کی طرف بوئروں کی چھوٹی چھوٹی جماعتیں دکھائی دیتی ہیں لیکن عبور کرنے کی طاقت نہیں۔ **فوج گارڈز** انگلستان واپس آنے والی تھی لیکن اب ذرا تاخیر ہوتی معلوم ہوتی ہے۔ **کرونسٹاڈ** وبوتھاویلی کے درمیان بوئروں کے ساتھ ۵ گھنٹہ تک سخت جنگ ہوتی رہی۔ بوئروں کا جنرل ڈیویٹ اور پریسیڈنٹ سٹاین جان بچاکر بھاگ گئے۔ ایک سو بوئر قید ۲۴ قتل۔ ۳۰ زخمی ہوئے۔۔ توپیں بھی ہاتھ لگیں۔ انگریزی فوج سے جنرل لیگالیس معہ ایک کپتان وایک لفٹنٹ قتل ہوئے۔ ۸ سپاہی قتل۔ ۷ افسر۔ ۲۶ سپاہی زخمی ہوئے۔ **برٹش** امیرالبحر سیمور کو جی سی بی۔ کا خطاب ملا۔ ایڈمرل بروس کو کے۔ سی۔ ایم۔ جی۔ کا اعزاز عطا ہوا۔ **ملاح** مسمی گی کو وکٹوریہ کراس ملا۔ **چینی** مقام شاہنکوان میں ۴۳ ویں بیلداروں کا لانس نائک کالا سنگھ کو چینی پکڑ لے گئے۔ اور ۱۵ ویں بنگال لانسرز کا لانس دفعدار محمد یار زخمی ہوا۔ **مسٹر براڈریک** صاحب نے فرمایا کہ شاہی اسپی توپخانہ میں تیز چلنے والی توپوں کی ۵۰ بیٹریاں اضافہ کی جاویں۔ **جاپان** نے ایک بہت بڑا جنگی جہاز انگلستان سے نیو اگر منگوایا ہے۔ اس کا نام مہاسہ رکھا۔ **ٹنگشن** میں برٹش وجرمن بستیوں کے بالمقابل علاقہ روس نے جبراً اپنے قبضہ میں کرلیا اور کنسلوں کو اس سے مطلع کیا جن کی طرف سے سخت اعتراض کیا جاویگا۔ **امریکن** گورنمنٹ نے انگلینڈ کو کہا کہ اہل فلپاین کو ہانگ کانگ میں پناہ نہ دی جاوے۔ **روسی** اخبار نورے وریمیہ کہتا ہے کہ بجواب انگریزی جرمن معاہدہ کے ایک نیا اتحاد ہوا۔ اس نئے اتحاد میں۔ فرانس۔ روس۔ جاپان امریکہ۔ شامل ہیں۔ **گولڈ ہال** کا سالانہ جلسہ دعوت نہایت شان وشوکت کے ساتھ ہوا۔ وزیر اعظم نے ایک برجستہ تقریر کی۔ **پاونگفو** سے پکین آتے ہوئے جنرل اجرٹن کی اتفاقاً ایک چینی فوج سے مٹھ بھیڑ ہوگئی۔ اس جنگ میں ایک ہندی سوار نے ایک چینی جنرل کو قتل کرڈالا۔ **لندن** میں دریائے ٹمس کے نیچے ایک زمین دوز پل بذریعہ سرنگ بنانا چاہتے ہیں اس کی ضرورت محسوس کی گئی ہے۔ یہہ زمین دوز پل بذریعہ ٹنل ہوگا۔ اوپر دریا اور اس کے نیچے اب پل کہ گاڑیاں بگھی۔ پیدل وغیرہ چل سکیں اور شاید ریلوے کی پٹڑی بھی رکھی جاویگی۔ یہہ عجیب پل سو میل لمبا ہوگا۔ اور لاگت کا اندازہ بیس لاکھ پونڈ یا تین کروڑ روپیہ ہے۔ یہہ رقم بذریعہ حصوں کے بہم پہنچائی جاویگی۔ پارلیمنٹ سے منظوری کی دیر ہے۔ **قحط** ہند کے چندہ میں حال میں ایک اور رقم جاپان سے موصول ہوئی ہے یہہ جاپانی سکہ میں ساڑھے ۱۴ ہزار ین کی رقم ہے جو ہمارے ہاں کے ۲۲ ہزار روپیہ کے برابر سمجھی جاتی ہے۔ چین کیطرف سے اسوقت تک سوا دو لاکھ روپیہ موصول ہوچکا ہے اور جاپان سے

پرہیزگاری

انسان پر دینی فرائض کے روسے عنوان بالا کا لفظ تمام اخلاقی اور شرعی احکام کی تعمیل کا عکس ہے بلکہ مسیحوں کے لئے بھی جو فضل کی شریعت کے تحت میں ہیں۔ ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ خود نجات یا یوں کہیں کہ نجات کا پانا اسی پر منحصر اس وقت تک ہے جب تک کہ انسان اپنے نفس امارہ کو قابو نہ کرے اور جسمانی اور نفسانی خواہشات کو کشتہ نہ کرے اور اپنی طبیعت گناہ آلودہ کی پُرجوش موجوں کو جو بحر عصیاں میں گناہ کی سخت آندھی اور ہوا و ہوس کی نہ تھمنے والی امواج کو ادھر ادھر دوڑاتی ہیں۔ صاف و پاک نہ کرے تب تک اس کی دینی غرض ہرگز ہرگز پوری نہ ہوگی۔ پرہیزگاری کا کام انسان کی نکمی اور ردی حالت کے موجود اور قایم ہوتے ہوئے کہیں ہو نہیں سکتا۔ اس لئے ضروری بات یہہ نظر آتی ہے کہ انسان کا دل جس کے بگڑنے کا ثبوت ہر ایک متنفس اپنے میں پاتا ہے از سر نو سُدھارا جاوے اور پاک کیا جاوے۔ اور اس کے بعد پرہیزگاری کی تعلیم بھی سودمند ہوگی۔ اور اس کا عمل بھی آسان ہوگا۔ اس کے لئے حکمت کی روسے ایک مثال ٹھیک معلوم پڑتی ہے۔ مثلاً جب کسی شخص کے بدن میں ایک پھوڑا نکل آوے اور اس میں مواد بھر جاوے تو اگر اوپر سے کتنے اچھے اچھے عمدہ مرہم لگاؤ پر وہ صحت یاب نہ ہوگا جب تک اس کے اندر کا مواد اور سڑا ہوا مادہ نہ نکالوگے اور جب وہ گلا سڑا ہوا مواد پھوڑے کو چیر کر نکال ڈالوگے اس پر پھر عمدہ مرہم لگاؤ تو فوراً فایدہ کریگا۔ اسی طرح سے دل کی صفائی اور قلوب کی پاکیزگی اول درکار ہے اور بعد اس کے پرہیزگاری کا مرہم دل پر لگایا جاویگا۔ اس کے بدون جو لوگ بغیر دل کی پاکیزگی کے پرہیزگار بنا چاہتے ہیں وہ سراسر ایک فضول اور ناممکن بات کی پیروی کرتے ہیں جو ان کو مطلق حاصل نہ ہوگی۔ پرہیزگاری ایک پھل ہے اور پھل اسی حالت میں درخت میں لگ سکتا ہے۔ جبکہ درخت میں کوئی عیب نہ ہو یا یوں کہیں کہ درخت کو تمام سامان پرورش اور صحت کے میسر ہوں۔ پرہیزگاری کا پھل انسان کے دل کے ثمر میں اس وقت لگ سکتا ہے جبکہ وہ بے عیب ہو اور پاک بن جاوے۔

پس پرہیزگاری کا ہونا تو ضرور ہے مگر یہہ پاک دل کا فعل ہے اور اس کا خاص تعلق روح کے ساتھ ہے۔ انسان گنہگار ہوکر اپنے روح و جسم کو خراب کر چکا ہے اور بدپرہیزی میں مبتلا ہو گیا ہے۔ لیکن اب پرہیزگاری کے لئے ضرور ہے کہ اس کا دل پاک کیا جاوے اور وہ اس کام کو بخوبی انجام دے سکے۔

اس لئے انجیل مقدس خاص طور سے دل کی صفائی کی تعلیم پیش کرتی ہے اور صاف صاف بتاتی ہے کہ جب تک آدمی سنئے سر سے پیدا نہ ہووے وہ آسمان کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

یاد رہے کہ دل کی صفائی کسی ظاہر و باہری امر سے ہرگز نہیں ہو سکتی۔ ہرچند لوگ اس قسم کی باتیں عمل میں لائے ہیں اور کوشش کی ہے کہ ان کو ایسی باتوں سے دل کی صفائی حاصل ہو۔ مگر اب تک ناکامیاب رہے ہیں۔ انجیل مقدس دل کی صفائی کا طریق اور بتاتی ہے وہ طور ظاہری و باہری نہیں بلکہ ہماری روح اور قلب کی صفائی روح ※ پاک کے وسیلے سے بتاتی ہے جو خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانے کے سبب سے خدا کی طرف سے اس ایماندار پر نازل ہوتی ہے جو ایمان لاکر اس کے لئے درخواست کرتا اور اس برکت عظمیٰ کو خدا سے پاتا ہے اور وہ نازل ہوکر اس شخص کے دل کو بخوبی پاک و صاف بناتی ہے اور اس کے دل کے خیال و فعل بدل جاتے ہیں۔ اور طبیعت اور مزاج مبدل ہوکر روحانی مزاج بن جاتا ہے۔ اور دل کے بدلنے سے اس کی جسمانی روشیں بھی بدل جاتی ہیں اور پھر وہ نیا مخلوق ہو جاتا ہے اور اس حالت میں پرہیزگاری کا عمل اس سے بہ آسانی ہو سکتا ہے۔ یہہ دل کے بدلنے کی تعلیم صرف مسیحی مذہب کی خاص تعلیم ہے اور کسی دوسرے مذہب میں پائی نہیں جاتی بلکہ وہ روح القدس کے نام ہی سے واقف نہیں۔

کاشکہ سب لوگ دل کے پاک ہونے کے اس بھید کو جانیں اور روح پاک سے پاکیزگی حاصل کرکے پرہیزگاری کے ضروری اور لازمی عمل کو اپنی زندگی میں پورا کریں تاکہ آخرکار ہمیشہ کی زندگی تک پہنچیں۔ اور ایسا نہ ہو کہ بحر عصیاں میں مستغرق رہ کر آخرکار عذاب ابدی کے لایق ٹھہریں ؂

راقم

جے۔ ایس

※ مسیحی مذہب کی روسے خدا تعالیٰ کی ذات کے بھید میں تثلیث کے تین اقنوم مانے جاتے ہیں۔ باپ خدا پہلا اقنوم بیٹا (یسوع مسیح) دوسرا اقنوم روح القدس تیسرا اقنوم۔ اور انسان کی نجات میں تینوں اقنوم جو ذات درجے اور اختیار میں مساوی اور برابر ہیں کام کرتے ہیں۔ روح القدس کا خاص کام انسان کے دل کو پاک بنانا اور اسے بہشت کے لایق بنانا ہے ؂

بقیہ
آریا صاحب کے خیالات کی تردید

گیارھواں اختلاف

(۱۱) جناب آریا صاحب۔ متی ۱۲: ۴۰ آیت میں جو خداوند مسیح کے قبر میں رہنے کی تشبیہہ یونس نبی کے ساتھ دی گئی۔ اس سے مراد یہہ نہیں ہے کہ وہ تین دن یا تین رات

برابر قبر میں رہیگا۔ اور نہ یونانی زبان میں ایسا لفظ ہی جو تین دن یا تین رات کے برابر معنے دیتا ہو۔ اگر آپ نے کسی انجیل میں پڑھا ہی تو ممکن ہی کہ وہ ترجمہ یونانی کا حق ادا نہ کرتا ہو۔ دوسرے مسیح کی الوہیت کی بابت بہت کتابیں لکھی گئی ہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں اور وہ رسالہ بھی جو پنڈت لیکھرام کے اعتراضات کے بارے میں لکھا گیا اس میں بھی کسی قدر مسیح کی انسانیت والوہیت کا ذکر ہی آپ دیکھ لیں فقط۔

اعتراض آریوں پر

(۱) کیا نجات آریہ دھرم پر ہی یا عمل پر ہی؟ اگر عمل پر ہی تو اعمال نیک کا مخرج انسان ہی نہ دھرم۔ اگر انسان ہی تو نجات انسان کو اپنے عمل سے ملی نہ دھرم سے پس جب یہہ بات ہی تو آریہ دھرم گنہگار کے لئے بے فایدہ ٹھہرا۔

(۲) انسانی ہستی جسم و روح دونوں ملکر ہیں۔ انصاف یہہ ہی کہ جو ہستی گناہ کرے وہ سزا پاوے یا کہ اس کی جگہہ دوسرا۔ آواگون میں انسانی ہستی سزا نہیں پاتی۔ چونکہ جو فعل میں شریک ہی وہ نتیجہ میں نظر نہیں آتا۔ پس آواگون انصاف نہیں بلکہ ظلم ہی۔

(۳) کیا عدالت میں رحم ہی؟ نہیں۔ رحم عدالت سے الگ ہی۔ کیا آواگون میں عدالت ہی۔ اگر عدالت ہی تو آواگون میں رحم نہیں۔

اگر آریہ دھرم آواگون ہی تو آریہ دھرم رحم اور محبت سے خالی ہی۔ بالفرض اگر کوئی کہے کہ ہندو یا آریہ لوگوں میں رحم اور محبت کے آثار پائے جاتے ہیں تو اس کی بات کو ہم قبول کریں گے کہ کسی قدر یہہ سچ معلوم ہوتا ہی پر یہہ آواگون کے اصول کا نتیجہ نہیں۔ البتہ خلقت الہی و شریعت الہی کا نتیجہ ہی۔ پس جب یہہ بات ہی تو خلقت خلاف آواگون کے اور آواگون خلاف خلقت کے۔ اور جب دو خلاف اکٹھے ہوئے تو ایک پر اعتبار کیا جاویگا اور دوسرے کو جھوٹا تصور کیا جاویگا۔

(۴) کیا مادہ بخاصیت زندہ انادی ہی یا بدون زندہ خاصیت انادی ہی؟ اگر مادہ میں زندہ خاصیت نشو ونما ہونے کی پائی جاتی ہی تو مادہ اپنے آپ میں ترقی پزیر ہستی رکھتا ہی۔ اگر رکھتا ہی تو کائنات کی موجودگی یا ان کو ہستی دینے میں خالق کا کیا دخل ہی۔ اور پانی ہوا روشنی وغیرہ یہہ سب ساتھ ہی چلے آتے ہیں اور اگر یہہ خواص وتاثیرات مادہ کو بعد میں دئے گئے تو مادہ اپنی تمام ذات میں انادی نہ رہا۔ یہہ خاصیتیں اس کو عدم سے حاصل ہوئیں۔

(۵) وید اپنی ہستی میں کیا ہی کیا کوئی کتاب اُپدیش تعلیم ہی تو یہہ گنہگار کو کیا فایدہ پہنچا سکتی ہی بیان کریں اور نیز اس کا مصنف وزمانہ کسی معتبر تواریخ سے ثابت کریں؟

راقم ص۔ م

مسیح کا عدالت کرنا

اور اس نے ہم کو حکم کیا کہ خلق میں منادی کرو۔ اور گواہی دو کہ وہ خدا کی طرف سے زندوں اور مُردوں کا انصاف کرنیوالا مقرر کیا گیا ہی۔ اعمال ۱۰: ۴۲

خداوند یسوع مسیح آسمان کے تخت پر بیٹھا رہیگا۔ اور دنیا اور کلیسیا کی حکومت کریگا جب تک کہ سب بیش از بنائے عالم اسے دئے گئے اور صلیب کے خون سے خریدے گئے۔ فراہم کئے جائیں گے۔ تب عدالت کا عظیم دن ہوگا جو بھلوں کو ناراستوں سے علیحدہ کریگا۔ اور بعد اس کے وہ بادشاہت کو خدا باپ کے سپرد کریگا۔ مسیح کا پچھلا درک یعنے دنیا کی عدالت کرنا اُس سرفرازی اور عزت کا جو اُسے دی گئی تھی اس واسطے کہ وہ ابن آدم ہی ایک خاص حصہ ہی دیکھو یوحنا ۵: ۲۷۔ اس دن وہ خداوند اور بادشاہ ہو کے ایسا جلوہ گر ہوگا جیسا نیر اعظم اپنی پوری قدرت میں ہوتا ہی۔ جبکہ (المسیح) جو پلاطوس کے آگے ملزم وقصوروار ٹھہرایا گیا اس وقت یہی یسوع ہزاروں اور لاکھوں فرشتوں سے گھرا ہوا۔ اور انسان وابلیس پر تلبیس پر فتوی دیتا ہوا بڑے سفید تخت پر بیٹھیگا تو یہہ کیسی عزت اور شان ہوگی اس میں اس کا اقتدار اور سرفرازی بخوبی عیاں ہوگی۔ اور یہی وہ بڑی بات ہی جس کی منادی کرنے کا حکم اس نے کیا کہ یہہ وہی ہی جسے خدا نے تصور کیا کہ زندوں اور مُردوں کی عدالت کرے۔ معدلت کرنا تثلیث مبارک کے تینوں اقنوموں کا حق ہی۔ لیکن اس کا بیرونی انتظام مسیح کے بس میں دیا گیا کہ جن کی عدالت کی جائیگی۔ سو زندے اور مُردے نہیں جو کہ کبھی زندہ تھے۔ اور جو کہ اس کے آنے کے وقت جیتے ہونگے۔ پھر جو آدم سے پیدا ہوئے۔ ماسوائے ان کے وہ روحیں جو کہ برگشتہ ہوئیں۔ اور اس دن کی بڑی عدالت کے لئے زنجیروں سے باندھی گئی ہیں اور ان کے سارے کاموں کی خواہ بیرونہ ہوں خواہ پنہاں تفتیش کی جائیگی۔ ۲ قرنتی ۵: ۱۰۔ رومی ۲: ۱۶۔ اقتدار خدا باپ سے دیا گیا۔ کیونکہ اسی نے مسیح کو منصف ٹھہرایا۔ وہ ابن آدم کے بھیس میں اس مرتبہ پر مقرر کیا گیا لفظ (مقرر) سے مراد ہی کہ اس کا اقتدار قایم ہی۔ وہ فدیہ دینے کے سبب خداوند اور بادشاہ ہی جو کہ قانون ٹھہرا کے آویگا۔ اور انسان کی فرمانبرداری اور نافرمانبرداری کا انصاف کریگا۔ پس ہمارا خداوند یسوع مسیح خدا باپ سے مقرر کیا گیا ہی تاکہ زندوں اور مُردوں کی عدالت کرے۔

پاک نوشتے اس بات کی برجستہ بنیاد نہیں اسی نے کہا باپ کسی کی عدالت نہیں کرتا بلکہ ساری عدالت بیٹے کو سونپ دی۔ یوحنا ۵: ۲۲۔ پھر حواری کہتا ہی کہ اس نے ایک دن مقرر کیا ہی کہ ایک مرد کی وساطت سے جسے اس نے معین کیا ہی عالم کی سچی عدالت کریگا۔ اعمال ۱۷: ۳۱۔ پھر دوسرے مقام میں یوں مذکور ہی جس دن خدا یسوع مسیح کی معرفت سے آدمیوں کے روحانی عالموں کا انصاف کریگا۔ رومی ۲: ۱۶ آیت۔

اب اس بات کے ثبوت میں کہ عدالت ضرور ہوگی۔ اس کا ظہور۔ اور پھر یہہ کہ مسیح کو اس کا حاکم مقرر کیا جانا۔ جو کہ اس کی سرفرازی کا ایک خاص حصہ ہی۔

اولاً۔ یہہ عدالت ضرور ہوگی۔ اس بات کی سچائی فلک اور زمین سے زیادہ قایم ہی۔ یہہ صرف دنیا کے ڈرانے کے لئے دھمکی نہیں ہی۔ جیسا کہ محمدی و ہنود خیال کرتے ہیں اسیواسطے یہہ قومیں نڈر اور غافل رہتی اور بڑی دلیری سے گناہ کی طرف مایل ہو کر اپنے کو برباد کر رہی ہیں۔ اسی واسطے انسب سمجھا گیا کہ ان کے روبرو عدالت کا نقشہ پیش کیا جاوے تاکہ ان کی آنکھیں غفلت کی غنودگی سے بیدار ہو جاویں۔ واضح ہو کہ یوم الحساب کا دن ہولناک اور حقیقی ہی جس میں کہ خداوند نے ہر ایک کی عدالت کرنی ہی دیکھو مذکورہ بالا آیات کے سوائے۔ ۲ قرنتی ۵: ۱۰۔ واعظ ۱۲: ۱۴۔ متی ۱۲: ۳۶۔ ان مقامات میں یسوع مسیح کی صاف گواہی پائی جاتی ہی۔ اور علاوہ اس کے خدا کے انصاف اور راستی سے یہہ عدالت ضرور ہی۔ کیونکہ تمام دنیا کا انصاف کرنے والا انصاف کریگا۔ پیدایش ۱۸: ۲۵۔ انصاف چاہتا ہی کہ نیکوں اور بدوں کی تفریق کی جاوے۔ پس جو نیکوکار ہی سو مبارک اس لئے کہ وہ اپنے کاموں کا ثمر کھائیگا۔ اور بدکار پر واویلا کہ وہ نجس ہی اور اس کے ہاتھوں کی کمائی اسے ملیگی۔ یسعیاہ ۳: ۱۰ و ۱۱ آیات۔

لیکن اس دنیا میں اکثر اوقات یہہ تفریق نہیں کی جاتی ہی۔ ہاں کبھی کبھی بدکار کامیاب ہوتے اور راستکار ہلاک ہوتے ہیں۔ جیسا کہ واعظ میں مرقوم ہی۔ نیکوکار ہی جو اپنی نیکوکاری میں مرتا ہی۔ اور بدکار اپنی بدکاری میں عمر دراز ہوتا ہی۔ واعظ ۷: ۱۵۔ جیسا کہ سمندر میں بڑی مچھلیاں چھوٹیوں کو نگل جاتی ہیں۔ ویسا ہی شریر راستکار کو نگلتا ہی۔ حبقوق ۱: ۱۳۔ یہاں کی عدالتوں میں جو راستی کی کمک کے واسطے مقرر کی گئیں ہیں۔ کبھی کبھی بےقصوروں پر بڑا ظلم ہوتا ہی۔ پس واجب طرح سے سلیمان نے اسی بات کو دریافت کیا کہ یوم النشور کو عدالت ہوگی میں نے سورج کے نیچے عدالت کے مکان کا ملاحظہ کیا وہاں شرارت تھی۔ اور صداقت کے مکان کا لحاظ کیا وہاں بدکاری تھی۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا صالح اور طالح کا انصاف کریگا۔ کیونکہ ایک وقت ہر چیز کے لئے متعین۔ واعظ ۳: ۱۶ آیت۔

فقط اس عدالت کے تصور سے مسکین مظلوم تسلی پا سکتے ہیں۔ ایک دن ہوگا جس میں وہ شادمان ہونگے۔ تم نے صادق کو مجرم ٹھہرایا اور قتل کیا۔ اور اس نے تمہارا مقابلہ نہ کیا۔ سو اے بھائیو خداوند کے آنے تک ستاؤ۔ یعقوب ۵: ۶، ۷ آیت۔

البتہ کبھی کبھی خدا اپنی پروردگاری کو ظاہر کرتا ہی۔ اور شریروں کو ڈراتا ہی۔ پر یہہ بسا اوقات نہیں ہوتا ہی۔ اگر کسی گناہ کی یہاں سزا نہ ہوتی تو کوئی خدا کی پروردگاری کو یقین نہ کرتا۔ اور اگر سارے گناہوں کی سزا یہاں ظاہر ہوتی تو کوئی پچھلی عدالت کا منتظر نہ رہتا۔

ثانیاً۔ پھر انسان ذی عقل ہی۔ اور ہر ایک عقلمند شی جوابدہ ہی۔ انسان اخلاقی حکومت کے قابل ہی۔ اس کے اعمال شریعت سے نسبت رکھتے ہیں۔ وہ سزا و جزا کی قدر جانتا ہی۔ وہ ارادے سے کام کرتا ہی اس لئے جوابدہی کرنی واجب و لازم ہوگی۔ پس ہر ایک ہم میں سے خدا کو اپنا اپنا حساب دیگا۔ رومی ۱۴: ۱۲۔ جسم اور عقل کی طاقت اور دولت و فرصت سب کے سب خدا سے ہمیں دئے گئے۔ ہر ایک کو اس کی لیاقت کے موافق ملا ہی۔ اور سبھوں کے حساب کا ایک وقت مقرر ہی۔ متی ۲۵: ۱۴ و ۱۵۔ ہم خانسامان نہیں اور خانسامان حساب دیتے ہیں اور اس حساب کے لئے عدالت کا دن مقرر ہی۔

چنانچہ ہماری تمیز اس بات کی گواہی دیتی ہی جو کہ ہر ایک لوح دل پر منقش کی گئی ہی۔ ہر ایک کی تمیز یا تو بری ٹھہراتی ہی یا الزام دیتی ہی۔ لیکن اگر وہ عدالت کی راہ نہ دیکھتی تو وہ اس طرح عدالت نہ کر سکتی۔ کوئی نہ سمجھے کہ یہہ صرف تربیت کا پھل ہی۔ کیونکہ ہم نے ایسی باتیں کلام مقدس میں پڑھی اور سنی اور بے سبب ڈر گئے۔ اگر ایسا ہی تو یہہ تخیلہ تمام کائنات میں کیوں پھیلتا ہی؟ ایسے بڑے فریب کا بانی کون ہوگا؟

اب جائے غور ہی کہ یہہ عدالت کس طرح کی ہوگی۔

جواب۔ وہ بڑا اور خوفناک دن ہوگا۔ وہ روز عظیم کی عدالت کہلاتی ہی۔ یہوداہ ۶ آیت۔ مسیح کی دوسری آمد کا ظہور نہایت ہولناک ہوگا جیسا کہ ۱۔ تسلونیقی ۴: ۱۶ و ۱۷۔ مسیح آسمان پر سے فرشتوں کے للکار کے ساتھ آویگا۔ اور بعد اس کے خدا کا نرسنگا پھونکا جائیگا مردے جی اٹھ کے اس تخت کے آگے جس پر مسیح بیٹھیگا جمع کئے جائیں گے۔ اور فرشتے انہیں اس کی دہنی اور بائیں طرف تقسیم کریں گے۔ وہاں آدمیوں کی سب سے بڑی جماعت ہوگی۔ آدم اپنی نسل کو سمندر کی ریت کی مانند جس کا کوئی نہیں شمار کر سکتا ہی دیکھیگا۔ اور کبھی ایسی کامل تفریق نہیں کی گئی ہی۔ جیسی اس وقت کی جاویگی۔ اس دار الفنا میں نیکوں

اور بدوں کی تفریق ہوئی پر اس کے موافق کوئی نہیں۔ مقدس لوگ ہوا میں خداوند سے ملاقی ہونگے۔ اور شریر کھڑے رہیں گے تاکہ اپنا ابدی خوفی اُٹھیں۔ اس تیاری کے سبب وہ یوم خوفناک ہوگا اور خاصکر کے وہ کام جو مسیح کریگا ہیبناک ہوگا وہ آدمیوں کے نہانی عملوں کا انصاف کریگا جیسا کہ رومی ۲: ۱۶ آیت میں مذکور ہے۔ جوؤں کو گیہوں سے جدا کریگا متی ۱۳: ۲۹-۔ ہر ایک آدمی کی حقیقی صفتیں روشن کریگا۔ اور جیسی اس کی آزمایش ٹھہرے ویسی ہی اس کی دوامی حالت ہوگی۔ آہ یہہ کیسا خوفناک دن ہوگا٭

راقم

اسمٰعیل خاں۔ اٹل

سوالات بیبل

(۱) کس نبی نے سب سے پہلے مسیح کے حق میں پیشین گوئی کی؟

(۲) وعظ میں کون شخص سوگیا تھا؟

(۳) کون شخص موسوں اور بندروں کی تجارت کرتا تھا؟

(۴) کس نے غصہ کو خونریزی سے روکا؟

(۵) ملک فلسطین کن کن ناموں سے مشہور ہے؟

(۶) ابراہام کے زمانہ میں کون کون قومیں ملک فلسطین میں آباد تھیں؟

(۷) کلام الہٰی میں کون سے دو باب آپس میں موافقت رکھتے ہیں؟

(۸) بائبل میں چھوٹا گیت کونسا ہے؟

(۹) ساؤل کے عہد میں کلام خدا کس پر نازل ہوتا تھا؟

(۱۰) کون نبی چرواہا تھا؟ اور کس نبی نے اپنی گردن پر بند اور جوآ ڈالا؟

ان سوالوں کے جواب معہ حوالہ بائبل دینا چاہیے۔ جواب دینے والے کی عمر ۲۵ سال سے زیادہ نہ ہو۔ جواب اس مہینہ کے آخر تک معہ آدھ آنہ کے ٹکٹ آجانے چاہئیں۔ جن اشخاص کے جوابات درست ہونگے۔ ان کو بطور انعام عمدہ نئی کتابیں دی جاوینگی۔ انعام کے صرف چھہ درجہ ہونگے۔ چاہیئے کہ جواب صفائی سے لکھے جاویں۔ اور اپنا پتہ بھی پورا لکھیں تاکہ جواب صحیح ہونے پر کتابیں بآسانی پہنچ جاویں۔ یہہ سلسلہ ماہواری جاری رہیگا٭

راقم

رابرٹ۔ اے۔ ڈیوس مشن ہائی سکول گجرات پنجاب

سوالات حل طلب ضروری

(۱) قاضی ۱۱: ۲۶۔ ثابت کرو کہ تین سو برس تک بنی اسرائیل نہر ارنوں کے دونوں کناروں کے شہروں اور دیگر مقامات مذکورہ میں رہا کئے۔ وہ زمانہ کس وقت سے کس وقت تک ہے؟

(۲) ۱ سلاطین ۶: ۱۔ ثابت کرو کہ مصر سے نکلنے کے وقت سے لیکر سلیمان کے ہیکل کی بنیاد ڈالنے کے وقت تک ٹھیک چارسو اسی برس ہوتے ہیں اسکا مفصل حساب کرکے ثابت کرو؟

(۳) اعمال ۱۳: ۲۰۔ ثابت کرو کہ قاضیوں کا زمانہ ساڑھے چار سو برس کا ہے۔ یہہ عرصہ کس وقت سے کس وقت تک ہے؟

(۴) ان تینوں حوالجات مذکورہ بالا کو موافق کرو یہہ عرض ان تمام اصحاب سے ہے جو بائبل کریٹی سیزم کا مذاق رکھتے ہیں۔ خصوصاً ہمارے دیسی علماء سے اور عموماً دیسی اور انگریزی ہر دو علماء سے۔ مجھے تو صرف ان سوالات کے جوابات کی اشد ضرورت ہے جو بھائی جواب شافی اور خاطرخواہ دیگے میں ان کا نہایت مشکور ہونگا۔ کیونکہ میری بائبل کے مطالعہ کے درمیان یہہ مشکلات حائل ہیں اور میں جب تک یہہ مشکلات حل نہ ہوں آگے چل نہیں سکتا٭

راقم

ایک مستفسر

یونین کرسچن انڈیور کوہ کسولی

ناظرین نورافشاں کو واضح ہو کہ ہماری آخری میٹنگ بنام یونین کرسچن انڈیور کا جلسہ بتاریخ ۷ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء کو ہوا۔ قریب ساڑھے نو بجے رات کے شروع ہوا۔ جسکا پروگرام یہہ ہے۔ آغاز میٹنگ

(۱) دعا ڈاکٹر نورلعل صاحب نے کی۔

(۲) گیت ۵۵۰ واں گایا گیا (تمتیا)

(۳) وعظ اعمال ۵ باب ۱۲ تا ۱۵ آیت۔ ڈاکٹر نورلعل صاحب نے کیا۔

(۴) گیت ۵۹۱ واں گایا گیا (تمام)

(۵) مختصر باتیں بابت شکرگذاری کے مسٹر عیسیٰ داس و۔ ایم۔ العزر جیت سنگھ اور مسٹر ایس۔ فیلڈ صاحبان نے کہیں

(۶) کمیٹیوں کی رپورٹ۔ پریسیڈنٹ کمیٹی مسٹر جیت سنگھ و جے۔ جان ان صاحبان نے اپنی رپورٹ نہایت عمدہ طور سے سُنائی اور تمام مجلس نہایت خوش ہوئی۔

لگ آوٹ کمیٹی مسٹر البرٹ و جیکب ہیں۔ اس کمیٹی کا صرف ایک کارندہ حاضر تھا یعنے مسٹر البرٹ انہوں نے اپنی رپورٹ سُنائی۔

رپورٹ۔ میر منشی مسٹر ایم۔ العزر انہوں نے اپنی تمام پُرانی یادداشت سُنائی جو ترتیب سے تحریر تھی۔

رپورٹ۔ خزانچی۔ جے۔ جمیس نے سُنائی۔

(۷) گیت ۵۹۲ واں گایا گیا۔

(۸) چائے پانی کیک وغیرہ کمیٹی کی طرف سے دیا گیا

(۹) گانا بجانا ساتھ ڈھولک کنجری اور دیگر سازوں کے ہوا قریب ۱/۲ ۱ بجے رات تک رہا۔ اس جلسہ چار یورپین صاحب حاضر تھے۔ اور دیگر سٹیشن کے صاحبان کو نیوتا دیا گیا وہ آئے اور جلسہ کو رونق بخشی جن کے واسطے ہم نہایت شکر گذار ہیں۔

پیارے ناظرین نورافشاں اس میٹنگ کے واسطے دعا کریں کہ یہہ جلسہ ترقی حاصل کرے اور مسیح کا جھنڈا غیر قوموں کے درمیان بلند ہووے۔ آمین ❊

راقم

عیسیٰ داس

دریافت طلب

اے ناظرین نورافشاں۔ آپ کی خدمت شریف میں ایک سوال جواب طلب ہے آپ برائے نوازش بذریعہ اخبار نورافشاں جواب باثواب سے مطلع فرماویں۔ آپ کی عین نوازش ہوگی۔

سوال۔ قران میں جو مسیح یسوع کا نام عیسیٰ لکھا ہے اس کی وجہ تسمیہ بیان کریں کہ قران کس حیثیت سے مسیح یسوع کو عیسیٰ لکھتا ہے۔ عیسیٰ عربی زبان میں اگر مسیح کا نام ہے تو اس کے معنے کیا ہیں؟ کیونکہ انجیل مقدس میں مسیح کے جتنے نام مندرج ہیں ان کے معنے بھی ہیں۔ سو میں سایل ناظرین سے عیسیٰ کی بابت دریافت کیا چاہتا ہوں۔ اور التماس کرتا ہوں کہ کوئی صاحب بندہ پر احسان کرکے بذریعہ اخبار ہذا جواب عنایت فرماوے۔ کیونکہ سایل امیدوار ہے فقط ❊

راقم۔ جے۔ کے

چینی شاعری

چین کے ہر ایک طفل مکتب کو "ایک ہزار الفاظ کا مضمون" ازبر ہوتا ہے۔ یہہ ایک نظم ہے جس میں بلاکم وکاست ہزار الفاظ ہیں۔ اور یہہ بذات خود ایک آزاد تعلیم ہے۔ حکم شاہی سے یہہ صرف ایک رات میں لکھا گیا تھا۔ اور اس کا مصنف دوسرے دن بادشاہ کے سامنے پیش ہوا تو اس کے بال بالکل سفید ہو گئے تھے۔ یہہ شخص واقعی قابل تعظیم ہے۔ کیونکہ اس کے ایک ہزار الفاظ میں بہت سی مغربی تصنیفات کی نسبت زیادہ حکمت اور دانائی بھری ہوئی ہے۔ اول اس میں تعلیم کے ابتدائی اصولوں کا ذکر ہے اور پھر معمولی چینیوں کی تعلیم کے متعلق ہر ایک ضروری امر کا بیان ہے۔ اس کے ہر مصرعہ سے دانشمندی مترشح ہوتی ہے مثلاً ذیل کی ہی مثال لو!

"دانا آدمی بلا سوچے سمجھے گفتگو کرنے سے ڈرتا ہے۔ کیونکہ مکان کی دیواریں ہوتی ہیں۔ اور دیواروں کے کان ہوتے ہیں۔"

"سرکار دربار کے انعامات کی کلید یہہ ہے کہ ارادہ مستقل اور مضبوط ہو۔"

"ستاروں بھرا آسمان برابر پھرتا ہے۔ اور تغیر پذیر چاند بھی ہمیشہ رہتا ہے۔"

اس سے عمدہ نصیحت کیا ہو سکتی ہے۔

"کسی کام کی ابتدا پر بڑا غور کرو اور اختتام تک وہی کام جاری رکھو۔"

اس نظم میں دو مصرعے علوم کے تنزل کے متعلق بھی ہیں۔ کیونکہ قدیم زمانے میں جنگل کے رہنے والے پڑھتے تھے۔ اور گوالے گائے کے سینگ پر اپنی کتاب لٹکا دیتے تھے۔ ہزار الفاظ کے مضمون سے گذر کر چینی زبان میں کئی محاورے ایسے ہیں جن میں نظم کی تمام خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ چینی کھرپے کو اس نام سے نہیں پکارتے۔ کیونکہ وہ کھرپے کا نام لینا منحوس سمجھتے ہیں وہ نفرت اور حقارت کی وجہ سے گوالے کو کند ذہن یا احمق نہیں کہتے چینیوں میں یہہ کہنا بھی ممنوع ہے کہ فلاں شخص نہاتا نہیں۔ ان کی عادت ہے کہ بچوں کی طرح ہنستے ہیں۔ اور بچوں کا نام اکثر ان کی زبان پر رہتا ہے۔ وہ ان کو "سونام والا" یا "سیاہ سروالا" کہکر پکارتے ہیں۔ وہ یہہ نہیں کہتے کہ فلاں شخص مخمور ہے۔ مخمور کا لفظ اُن کے خیال میں دہقانی محاورہ ہے۔ ایسے شخص کی نسبت وہ کہتے ہیں کہ "اس کو چھنگلیا اُٹھانے کی عادت ہے" اپنی مملکت کے انہوں نے مختلف نام رکھے ہوئے ہیں۔ مثلاً "وسطی بادشاہت" "مقدس سلطنت اعظم عالم" "مرکز عالم" "سرزمین گل وگلبن" "اندرونی زمین" وغیرہ۔ لیکن اس قسم کے نام رکھنے کا باعث یہہ ہے کہ وہ دنیا کے اور مرکزوں (مثلاً بوسٹن وغیرہ) کا علم نہیں رکھتے۔ نہ ہی ان کو اور مقدس اعظم سلطنتوں اور گل وگلبن کی سرزمینوں کا حال معلوم ہے۔ مگر اس آسمانی سلطنت کے باشندے دوسرے ملکوں کے باشندوں کے حالات سے بالکل بے بہرہ نہیں۔ چینی لوگ انگریزوں کو "سرخ بالوں والے آدمی" اور اہل امریکہ کو "چمکیلے جھنڈے والے آدمی" کے نام سے پکارتے ہیں۔

چین کے ملک میں قبلہ نما کی سوئی عین جنوب کی طرف مایل رہتی ہے۔ جو لوگ ماتم کرتے ہیں وہ سفید پوشاک پہنتے ہیں۔ وہاں عموماً یہہ خیال ہے کہ معدہ عقل انسانی کا منبع ہے۔ اور دلیپوں میں صرف ایک خیراتی اور فیاضانہ سوسایٹی ہے جو نہایت مفلس مردوں کی حالت میں کفن اور صندوق وغیرہ مفت مہیا کر دیتی ہے۔ ایونگ سٹنڈرڈ کا قول ہے کہ چین میں ابھی مغربی خیالات اور طرز معاشرت

بہت سے امور میں نہیں ہو سکتی۔ عبارت صدر سے نتیجہ نکل سکتا ہے کہ چین میں استعارات اور تشبیہات بالکل مختلف ہیں۔ پھر بھی چین کی بہت سی نظم کا ترجمہ ہو سکتا ہے جو کہ عام فہم ہونے کے باعث قدر کی نگاہ سے دیکھی جانی چاہیے۔ مثلاً ایک چینی شاعر کی کلام میں عام شاعری کی اصلی اجزا پائے جاتے ہیں۔ جو کہ اس نے اپنے ایک نہایت عزیز دوست سے رخصت ہونے کے وقت موزون کیا تھا "چلنے والے بادلوں کے سائے بڑی جلدی سے نظروں سے غائب ہو جاتے ہیں"

"خزاں رسیدہ پتا گر کر پھر شاخ پر نہیں جا سکتا"۔

"کیا میں جنگلی پرندہ کی طرح تمہاری جستجو میں جنوب کی طرف اڑوں"

"ان نیلگوں پہاڑوں کے کس حصہ میں تم ملوگے"

اور ذیل کے خیالات میں بھی نظم کی خوبیاں بھری ہوئی ہیں۔

"سامنے کے پہاڑ کی زنگار رنگ کی چوٹیاں دیکھو جو ہاتھ کی انگلیوں کی طرح ملی ہوئی ہیں۔ اور جنوب کیطرف سے بلند ہوتی ہوئی ایک عالی شان دیوار کی طرح وسط آسمان میں پہنچ جاتی ہیں۔ رات کے وقت یہہ گنبد گردوں کے ستارے توڑ لائینگی"

"دن کے وقت یہہ سمت الراس کی خبر لاتی ہے اور بادلوں کے ساتھ کھیلتی ہے۔"

"مینہہ تھم گیا ہے۔ اور چمکتی ہوئی چوٹیاں خلا میں صاف نظر آ رہی ہیں"

"چاند طلوع ہوا ہے۔ اور وسیع میدانوں پر وہ ایک گوہر آبدار کی طرح چمک رہا ہے" یہہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ روح اعظم نے بڑے فاصلہ سے سمندر کی دوسری طرف سے ہاتھ پھیلائے ہیں۔ اور وہ اقوام کو گن رہا ہے۔

"اگر چو آنگ زو کی تصوف آمیز نظم کو دیکھا جائے تو اس میں اعلیٰ درجہ کی شاعری پائی جاتی ہے۔ اپنے ایک شاگرد کو اس کے نقائص پر ملامت کرتے ہوئے وہ کہتا ہے۔ افسوس! شاید تم کو انسان کا راگ بھی معلوم ہے۔ زمین کا معلوم نہیں۔ یا اگر تم نے زمین کا راگ بھی سن لیا ہے تو آسمان کا نہیں سنا"

خاموشی کا اژدہا

بھو یوچو آنگ زو کا بڑا عالم تھا۔ اس نے اسی مضمون کو اس طرح ادا کیا ہے "ایک سمندر دوسرے سمندر کو بگاڑتا ہے" اور مدت العمر سے "نسیم سحر چلتی ہے۔ خلق خدا کی نظم میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی۔ لیکن چند ہی کان ایسے ہیں جو اس کو سن سکتے ہیں" "موسم خزاں کے سیلابوں" کے مصنف نے بارہا بیان کیا ہے کہ دنیا میں ایک ایسی خاموشی ہے جس سے دانشمندی حاصل ہو سکتی ہے وہ کہتا ہے۔ "دنیا بڑی خوبصورت ہے مگر یہہ بولتی نہیں۔ چاروں موسم ایک قانون معینہ کی پابندی کرتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے ان کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ تمام مخلوقات کلیہ قواعد و اصول پر مبنی ہے۔ مگر کوئی چیز بولتی نہیں" اس شاعرانہ خیال کی عین جادو کے رشیوں کے افعال سے بخوبی تشریح ہوتی ہے۔ اس کے متعلق یہہ روایت ہے کہ وہ ایک بلند پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے ہو گئے اور ان کا جسم کمر تک زمین میں گڑا ہوا تھا۔ آسمان کی ہوا نے ان کے بالوں کو کنگھی کی۔ اور موسم سرما کی آب و طبیعت بارشوں نے اُن کے چہرے دھوئے۔ لیکن انہوں نے ایک لفظ نہ بولا۔ یعنے ان کو خاموشی کی طاقت اژدہائی حاصل ہو گئی" اندرونی زمین (چین) کے شاعروں میں اس قسم کے بہت سے خیالات پائے جاتے ہیں جن کی نظم کا بیان خواہ کتنا ہی طویل ہو مکمل نہیں ہوگا جب تک چین کے ایک شاعر کے خیالات در بارہ لنڈن ہدیہ ناظرین نہ کئے جائیں۔ جو کہ انگلستان کے پایہ تخت کی سیر کرنے آیا تھا۔ یہہ ۱۸۱۷ء کے رسالہ کوارٹرلی ریویو میں شایع ہوئے تھے۔ یہاں چند مصرعوں کے ترجمے پر ہی کفایت کی جاتی ہے۔ "سمندر میں شمال مغرب کی جانب بہت سے فاصلے پر ایک ملک ہے جس کا نام انگلستان ہے آب و ہوا نہائت سرد ہے۔ اور تمہیں انگیٹھی کے پاس جانا پڑتا ہے" "گھر ایسے بلند ہیں کہ تم ستارے توڑ سکتے ہو" "زاہد لوگ عبادت کی رسوم کی تعظیم کرتے ہیں اور وہاں کے نیک لوگ ہمیشہ کتاب مقدس کو پڑھتے رہتے ہیں" "قدیم زمانہ سے ان میں منکوحہ بیوی کی محبت کی قدر و منزلت کیجاتی ہے" "اور میاں بیوی باہم خوش و خورم رہتے ہیں"

ہز ہائنس مہاراجہ صاحب جیند نے ایک شخص مونال اسکیو ساکن بمبئی کی لڑکی سے مطابق رسوم سکھ مذہب شادی کر لی اور اس کا نیا نام جسونتکور رکھا ہے۔ یہہ تمام کارروائی مسمی دان میسل بیلوں والے کی معرفت عمل میں آئی جو مہاراجہ صاحب سے چالیس ہزار روپیہ اڑا کر چلتا ہوا۔ مگر انبالہ میں روک لیا گیا۔ لڑکی کے باپ نے مہاراجہ صاحب اور دان میسل پر اس مضمون کی نالش دایر کی ہے کہ میری معصوم لڑکی کو انہوں نے پھسلا کر اس ناجایز حرکت کا مرتکب بنایا۔ پہلے جب مہاراجہ صاحب کو پورے اختیارات دیئے جانے کی تجویز تھی تو انہوں نے بے شمار گتے اور گھوڑے خرید کر ڈالے تھے تب بجلے کونسل آف ایجنسی کے ایک پولٹیکل افسر کپتان برڈ شامقرر کئے گئے تھے۔ دیکھئے اب اس نالش کا مہاراجہ صاحب کی طرف سے کیا جواب دعویٰ گذرتا ہے۔ ہماری رائے میں ہندوستان کے نوابوں اور مہاراجوں کو اختیارات عطا کرنے میں گورنمنٹ جس قدر زیادہ احتیاط اور تاخیر اور امتحان کو کام میں لائے اتنا ہی بہتر ہے۔

ط

بقیہ

آواگون

الف

(۱) ہندو آریوں میں تعلیم تناسخ ویدوں اور برہمنا کے زمانہ میں جاری نہیں ہوئی تھی

ان مقامات سے صاف ظاہر ہے کہ ویدوں کے اور برہمنا کے زمانہ میں نہ تو ویدانت مت تھی اور نہ تناسخ کا خیال یا دُور تھا جیسا کہ منو اور گیتا کے وقت سے حال ہو رہا ہے۔

پھر اس زمانہ کے ہندو آریہ اس زمینی زندگی سے بھی بیزار نہ تھے لیکن خوش تھے اور خوش رہنا چاہتے تھے۔ اور اس زندگی عیش اور ضرورتوں کے لئے دیوتاؤں سے دعا پر دعا کرتے رہتے تھے گھوڑوں اور گایوں اور بیٹوں اور دولت اور اقبالمندی اور دشمنوں پر فتحیابی کے لئے دعاؤں سے وید بھرے پڑے ہیں۔ منو اور بھگوت گیتا والے گنوں کو تیاگنے اور اپنے جسم کو دُکھ دینے کا کچھ خیال نہ تھا۔ نمونہ کے لئے ہم صرف چند ایک مثالیں پیش کرتے ہیں۔ لوگ وسو دیوتوں سے یوں دعا کرتے ہیں۔ دیکھو رگ وید۔ منڈل اول۔ گیت ۸۹ آیت ۸ و ۹۔ "ای دیوتو! ای تم جو بزرگ ہو کاشکہ ہم اپنے کانوں سے وہ سُنیں جو بھلا ہے اور اپنی آنکھوں سے وہ دیکھیں جو بھلا ہے۔ قوی عضووں اور بدنوں کے ساتھ تمہاری تعریف کرتے ہوئے ہم زندگی کا وہ عرصہ حاصل کریں جو دیوتوں نے مقرر کر دیا ہے۔ ایک سو موسم خزاں ہمارے سامنے رہیں ای تم دیوتو! جس عرصہ میں تم ہمارے بدنوں کو نابل کر دیتے ہو۔ جس عرصہ میں ہمارے بیٹے اپنی نوبت بر باپ ہو جاتے ہیں۔ تم ہماری ناپایدار زندگی کے دور کے درمیان سے اس کو نہ توڑو"

گیت ۹۰ آیت ۵ و ۶۔ "ہاں ای پوشن وشنو تم جو اپنا دَور چلائے جاتے ہو ہمارے گیتوں کو گوؤں سے مالامال کر دو۔ ہم کو ساری اقبالمندی سے خوشحال کر دو۔ ہوائیں میٹھی چیزیں بہا لاتی ہیں اور دریا میٹھی چیزیں پہنچاتے ہیں اس آدمی کے لئے جو شرع کی حفاظت کرتا ہے۔ اسی طرح پیڑ پودے بھی ہمارے لئے میٹھے ہوئے"

منڈل ۲ گیت ۱۳ آیت ۴-۷۔

۴۔ "ای توانائی کے بیٹے۔ جو آدمی قربانیوں گیتوں اور استت کے ذریعہ تیرے شوق کو مذبح کی طرف کھینچتا ہے اور ہر ایک قیمتی چیز پاتا ہے۔ ای دیوتا۔ ای اگنی اور اناج کی دولت حاصل کرتا ہے اور خزانوں کا مالک ہے"

۵۔ "ای توانائی کے بیٹے۔ آدمیوں کو ان کی گذران کے لئے ایسی چیزیں بخش جو بڑی نیک نامی اور بہادر اولاد دیتی ہیں۔ کیونکہ تو اپنی قدرت سے شریر بھیڑئے کو بھی جب وہ بھوکا ہوتا ہے مویشی کھانے کے لئے دیتا ہے"

۶۔ "ای خوش گو۔ توانائی کے بیٹے۔ قادر مطلق اگنی ہمیں ایسی نسل اور اولاد عنایت کر جو قوت سے بھری ہو۔ کاشکہ میں اپنے سارے گیتوں کے ذریعہ فراوانی حاصل کروں۔ کاشکہ کہ بہادر بیٹے ایک سو جاڑے بھر ہمیں شادمان کریں"

منڈل ۸ گیت ۴۴ آیت ۹-۱۳۔

۹۔ "کسی بدباطن دشمن کا نفرتی ظلم ہم کو نہ مارے جیسا کہ لہریں جہاز کو مارتی ہیں"

۱۰۔ "ای اگنی دیوتا لوگ قوت کے لئے تیری تعظیم کے گیت گاتے ہیں تو دشمن کو دہشت سے بے قرار کر دے"

۱۱۔ "ای اگنی کیا تو مویشی جیتنے اور دولت جیتنے میں ہم کو مدد نہ دیگا؟ ای گنجائش کے پیدا کرنے والے ہمارے لئے گنجائش پیدا کر"

۱۲۔ "اس بڑی لڑائی میں ہم کو اس کی مانند مت نکال جو بوجھ سے دبا ہو۔ دولت کو چھین لے ساری ہی جیت لے"

۱۳۔ "ای اگنی بہودیا اوروں کا پیچھا کرے اور ڈراوے اور ہم کو نہیں۔ ہماری تند قوت کو زیادہ مضبوط کر"

منڈل ۱۰ گیت ۳۸ آیت ۱-

"ای محمود اندر۔ شریر کا فرآدمی کو۔ ان دشمنوں کو ہمارے ساتھ ہو کر فتح کرنا تیرے لئے آسان ہو۔ خواہ وہ داس ہو خواہ آریہ جو ہمارے ساتھ لڑائی کرتا ہے تیرے ہمراہ ہم ان کو لڑائی میں مغلوب کریں"

بھگوت گیتا کی تعلیم جو ہم نے شروع میں پیش کی تھی ویدوں کی اس تعلیم کے عین ضد میں ہے۔ وہ قدیم آریہ ہندو اس دنیا اور اس زندگی سے خاصے خوش تھے۔ آواگون کی نہ پروا تھی نہ ڈر تھا۔ اور نہ اپنے جسم کو اس سے رہائی پانے کے لئے دُکھ دینے کا کچھ خیال و گمان تھا*

لالہ بینی پرشاد رئیس سکندرہ راو ضلع علی گڈھ نے اپنے بیٹے کی شادی کی خوشی میں دو ہزار چھ سو روپیہ خیرات کیا جو مختلف صیغوں میں تھا

بقیہ

چندر لیلا سادھنی کا قصہ

آٹھواں باب

چندر لیلا کا منادی کرنا اور اپنی ہی محنت سے اپنے لئے خوراک پیدا کرنا۔

اور ۵ دن کسی قریب کے گھر میں ٹھہر کر اپنی روٹی کھاتا تھا۔ لیکن چندر لیلا سے ہر روز ملنے کے لئے جاتا تھا۔

چندر لیلا کا بھائی بڑے شوق سے مسیحی دین کی باتیں سُنتا تھا۔ اور اُس عجیب نجات کی بابت جو مسیح سے ملتی ہے۔ سُنکر بہت خوش ہوتا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کو ایک جلد بائبل کی بھی عنایت کی۔ جس کو وہ اپنے ساتھ واپس نیپال لے گیا۔ چندر لیلا کا بھائی جب تک یہاں رہا گرجا میں بھی جاتا رہا۔

اب بجائے جانے جگن ناتھ کے تیرتھ کے وہ نیپال کو واپس ہوتا ہے۔

اسی طرح چندر لیلا گرد نواح کے گاؤں اور شہروں میں خداوند مسیح کی بشارت دیتی رہی۔ لیکن ایک دن اس نے مرشد آباد جانے کا بندوبست کیا۔ جہاں سے وہ پہلے تیرتھ کر کے آرہی تھی۔ اور جہاں بدناپور کی رانی سے اس کی ملاقات ہوئی تھی یہاں پہنچکر چندر لیلا جہاں آگے دیوتوں کی پرستش کرتی تھی اب مسیح مصلوب نجات دینے والے کی منادی کرنے لگی۔ کسی کسی جگہہ وہ مہینہ مہینہ بھر رہکر ان جاتریوں کو جو آتے جاتے تھے انجیل سُناتی اور پڑھاتی تھی۔ ایک جگہہ چندر لیلا نے ایک ماہ قیام کرنے کا ارادہ کیا۔ لیکن اُسنے یہہ بھی معلوم کیا کہ مہینہ بھر کے واسطے خرچ میرے پاس کافی نہیں ہے۔ اس نے بارہ روپے خرچ کر کے کچھ لکڑیاں اور آم خریدے۔ اس خیال سے کہ ان کو بیچکر اگر خرچ کافی ہوگا۔ تو ایک مہینہ بھر گذارہ کرونگی اور ایک پیپل کے درخت کے نیچے اپنی دوکان کھولکر ایک طرف آم اور لکڑیاں فروخت کرنے کے لئے رکھتی تھی۔ اور دوسری طرف منادی کیا کرتی تھی۔ اس خیال سے کہ اپنے نجات دینے والے کی مرضی بجا لاؤں۔ اور اپنے جسم کے لئے بھی کچھ کر سکوں۔ اور ایسا ہوا کہ جب وہ منادی کرنے لگتی اور ایک بڑا ہجوم اس کے گرد جمع ہو جاتا تھا۔ چندر لیلا اپنا کلام سُنانے میں ایسی مشغول ہوتی کہ اپنی دُکان کا خیال بھی نہ رہتا تھا۔ اور اسی طرح کئی دفعہ لوگوں نے دوسری طرف سے اس کی دُکان کے اسباب کو چوری کیا۔ اور جو لکڑی اور آم باقی رہے تھے۔ چندر لیلا نے سب فروخت کر دئے تو معلوم ہوا کہ بجائے نفع کے دو روپیہ اصل کا نقصان ہوا۔

چندر لیلا نے اس سے بھی اپنے لئے نصیحت نکالی اور اپنے دل میں کہا۔ یہہ خدا کی مرضی نہیں کہ میں دوکانداری کر کے اپنا پیٹ پالوں۔ لیکن اگر میں خدا پر بھروسہ رکھونگی۔ وہ میرے جسمانی آرام کے لئے آپ انتظام کریگا (تم پہلے خدا کی بادشاہت اور اس کی راستبازی کو ڈھونڈو تو یہہ سب چیزیں بھی تمہیں ملیں گی۔ متی ۶ باب ۳۳ آیت)

بعد اس کے چندر لیلا نے اپنی تمام جسمانی فکریں ترک کیں اور کئی بار ایسا ہوا۔ کہ جب وہ گھنٹوں تک منادی کرتی رہی جب حاضرین میں سے اکثر نے اس پر ترس کھایا اور سمجھ گئے کہ وہ بھوکی نظر آتی ہے اور اپنے گھروں سے پکا ہوا کھانا اس کے لئے لاتے تھے۔

اسی طرح خداوند نے اس کی نیت کے موافق اس کو برکت دی۔ اور اس کی حفاظت کی۔ چندر لیلا ایک دن کا ذکر اس طرح کرتی ہے کہ وہ کسی جنگل میں سے گذرتی تھی جہاں کہ راستہ خطرناک اور مشکل تھا اور راستہ ایسا تنگ تھا کہ مسافر مشکل سے گذرتا تھا۔ یہاں چندر لیلا کے پاس کھانے پینے کو کوئی چیز نہ تھی اور بیچاری اس سنسان جنگل میں بھوک اور پیاس سے لاچار ہو گئی تھی۔ اتفاقاً اسی جنگل میں ایک درخت اس کو نظر آیا جس کے پتّوں کا رس چوس کر اس نے اپنی پیاس کو بجھایا۔ قریب شام کے اس نے وہ جنگل طے کیا۔ اور ایک چھوٹے گاؤں کے نزدیک پہنچی۔ اگرچہ بھوک اور پیاس اور تھکان سے ماندی تھی تو بھی کتاب لیکر وہاں کے لوگوں کو سُنانے بیٹھ گئی اور بہت سا ہجوم اس کے سُننے کو جمع ہو گیا جنہوں نے پہلے اس کلام کی خوشخبری نہیں سُنی تھی۔

چندر لیلا اس گاؤں کے لوگوں میں کلام سُنانے میں ایسی مشغول ہوئی کہ اس کو بھوک اور تھکان سب کچھ بھول گیا۔ آخر کو سُننے والوں میں سے ایک عورت نے اُٹھکر اُس سے پوچھا کہ تم کیا کھاؤگی؟ چندر لیلا نے جواب دیا میں نہیں جانتی کہ کیا کھاؤنگی۔ اس نیک بخت عورت نے پھر کہا کہ میں تمہارے واسطے کچھ کھانے کو لاؤں؟ اور اپنے گھر جا کر ایک تھالی میں بھر کر چاول بھیجا۔ دال اور دہی اور کچھ مٹھائی لے آئی۔ چندر لیلا نے خدا کریم کا شکر کیا کہ ایسی نعمتوں سے خدا ہی نے اس کی ضرورت کو پورا کیا۔ اور کھانا کھا کر خدا کا شکر بجا لا کر لیٹ گئی۔ اور رات بھر ایسے آرام سے سوئی کہ صبح اُٹھکر اپنے آپ کو تازہ دم اور تندرست پایا۔ نہ تھکان رہا نہ بھوک۔

باقی آیندہ

واقعات اور رائیں

میڈیکل کانگریس۔ تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ پیرس میں ایک میڈیکل کانگریس منعقد کی گئی۔ اس میں اس پیشے کے لایق اور معزز صاحبان جمع ہوئے۔ یہہ مجمع ہفتے سے زیادہ عرصہ تک منعقد رہا۔ اس میں سات ہزار علم طب کے ماہر موجود تھے۔ خوشی کی بات ہے کہ اس کانگرس میں بالاتفاق رائے ظاہر کیا گیا کہ تمباکو کا استعمال بہت برا ہے۔ اس بُری عادت سے اکثر پھیپھڑے اور دل کی بیماریاں ہو جاتی ہیں۔ علم جراحی کے وسیلے معدے۔ پھیپھڑے اور دل کے علاج کے نئے کامیاب تجربے بتلائے گئے۔ ٹائیفائیڈ فیور اور ٹیوبرکولیس کو پہچاننے کے کئی طریقے ظاہر کئے گئے۔ پھوڑوں کی بیماریوں کے سمجھنے میں بہت ترقی ہوئی ہے ؏

ملیریا فیور۔ یہہ ثابت کیا گیا ہے کہ ملیریا بخار مچھروں کے کاٹنے سے ہوتا ہے۔ نیویارک کے ہسپتال میں ایک شخص کے بازو پر چھ مچھر کاٹتے رہے یہہ شخص ملیریا بخار میں مبتلا تھا۔ اس کے بعد ان مچھروں سے ایک جوان تندرست آدمی کو کٹوایا گیا چند دنوں کے بعد ہی اس شخص میں بھی ملیریا کے آثار نظر آنے لگے ؏

سینڈ ہند کا اجلاس۔ لودیانہ میں ۱۹ دسمبر کو منعقد ہوگا۔ اور اس سے دو روز پہلے لودیانہ پریسبیٹری کا جلسہ بھی لودیانہ میں ہی ہوگا۔ اب کے سال لودیانہ کے لوکل ممبران کوشش کر رہے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے ممبروں کو آرام دیا جاوے۔ اس واسطے سینڈ کے سب ہندوستانی ممبروں کو مناسب ہے کہ لودیانہ کی پریسبیٹرین کلیسیا کے پاسبان پادری این۔ پرمم داس کو ذیل کی دو باتوں کی نسبت یکم دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء سے پہلے جواب دیویں۔

(۱) آیا وہ سینڈ کے لئے لودیانہ تشریف لانا چاہتے ہیں کہ نہیں ؟

(۲) آیا آپ خود ہی کھانے کا بندوبست کریں گے یا جنرل ٹیبل میں شامل ہونگے ؟

ہندوستان کے لئے عالمگیر دعا پچھلے تین سالوں سے سال میں ایک روز ہندوستان کے لئے عالمگیر دعا کا دن مانا گیا ہے جس کے سبب سے کئی مقاموں میں بڑی برکتیں نازل ہوئی ہیں اور مسیحیوں میں بھی روحانی زندگی کی ترقی نظر آتی ہے۔ اس دفعہ ۱۸ نومبر اتوار کا روز تمام ہندوستان کے لئے عالمگیر دعا کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ اس روز تمام کلیسیاؤں کے پاسبان اور مبشر بلکہ ہر ایک مسیحی ہندوستان کے لئے دعا کریگا کہ روح القدس کی برکتیں اس ملک پر نازل ہوں ؏

کلکتہ کی مردم شماری۔ کلکتہ میں ۴۲۸۰۰۰ ہندو ۱۸۹۰۰۰ مسلمان۔ ۲۶۰۰۰ مسیحی۔ ۲۰۰۰ بودھ۔ ۴۰۰ جین۔ ۱۵۰۰ یہودی۔ ۱۵۰۰ پارسی۔ ۱۰۰ سکھ اور ۷۰۰ برہمو سماجی ہیں ؏

گلاب میں بیماری کے کیڑے۔ ایک محقق لکھتا ہے کہ گلاب کے پھول میں مختلف بیماریوں کے کیڑے رہتے ہیں۔ اس واسطے اس کو سونگھتے وقت ناک کے بہت نزدیک لے جانا مناسب نہیں ؏

اُنیسویں صدی میں عمر کی زیادتی ستروھویں اور اٹھارھویں صدیوں کی نسبت اُنیسویں صدی میں لوگوں کی عمر میں اوسط دس سال کی ترقی ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کا باعث حفظان صحت کے قواعد کی پابندی ہے جن پر لوگ پہلے سے زیادہ توجہ کرتے ہیں۔ افسوس ہے کہ اب تک ہمارے ملک میں صفائی کی طرف بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ اکثر دیہات میں گاؤں کے نزدیک ہی میلے اور گوبر وغیرہ کے ڈھیر لگے رہتے ہیں اور کنوؤں کے اُوپر درخت ہوتے اور ان کے پتے پانی میں گر کر سڑ جاتے اور پانی کو خراب کر دیتے ہیں۔ اس سے زیادہ لوگوں کے کپڑے اور گھر بھی بہت میلے رہتے ہیں۔ ہمارا خیال یہہ ہے کہ جب تک لوگوں میں سچے اور زندہ خدا کی پہچان نہ ہو لوگ اندر اور باہر سے میلے ہی رہیں گے۔ اگر لوگ خدا کو پہچان لیں تو اندر کی پاکیزگی کے ساتھ باہر کی صفائی بھی آجائیگی ؏

جاپان کی ترقی کا اندازہ اس ایک امر سے ہو سکتا ہے کہ بیس برس پہلے جاپان میں ایک اخبار بھی جاری نہیں تھا۔ مگر اب ۱۵۰ روزانہ اور ۷۰۰ اور اخبار ہیں ؏

دعا کا اثر۔ پانچ برس کا عرصہ گذرا ہے کہ احمد نگر میں مسٹر این۔ بی۔ تلک ایک برہمن مسیحی ہوا تھا۔ اس وقت سے ہی وہ اپنی بیوی اور بچوں کیلئے خداوند سے دعا مانگتا رہا۔ خوشی کی بات ہے کہ اب اس کی بیوی اور بچے بھی مسیحی ہو گئے ہیں دعا میں عجیب طاقت ہے ؏

پادری جیمل سنگھ صاحب نے علاقہ جگراؤں کے دو دیہات میں آٹھ بپتسمہ دئے۔ اس سے پہلے بھی پادری صاحب موصوف اس علاقہ میں بہت سے بپتسمہ دے چکے ہیں۔ خدا ان ایمان لانے والوں کو طاقت اور برکت عطا کرے ؏

اختتام جنگ۔ آسٹریلیا کے لوگ اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ جنوبی افریقہ میں جنگ کے خاتمہ پر ایک عام تعطیل کیجائے۔ مگر وہ خاتمہ کب ہوگا؟ اب متحدہ بوئر اسقدر تکلیف دے رہے ہیں جسقدر کہ ہزاروں کی تعداد میں نہیں

دستور العمل اخبار نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت دو کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصول ڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی	[illegible]
تنہا ضمیمہ	[illegible]

نوٹس

واضح رہے کہ کسی نئے خریدار کے نام اخبار نورافشاں لودیانہ بغیر قیمت پیشگی ارسال کئے جاری نہیں ہوگا۔ پر صرف ایک دفعہ نمونہ کا پرچہ ارسال کیا جاویگا۔ جبکہ کوئی نیا خریدار اخبار لینے کی درخواست کرتا ہی۔ اور نیز ارسال کسی خریدار کو تخفیف قیمت اخبار نہ ہوگی۔ اڈیٹر

مایوس مریضوں کو مژدہ

از ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء تا ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء

اگر آپ کسی عارضہ سے لاچار ہیں۔ معمولی معالجہ یونانی و ڈاکٹری کرکے ناکامیاب ہیں تو مجھے بتلائیے آپ کو طریق سلامتی بتلاؤں ؀

المشتہر

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما شفاخانہ انگریزی و یونانی لاہور

غزل

کندہ جہاں میں کوئی نہ ایسا نگیں ہوا
جیسے کہ نام عیسیٰ میرے دل نشیں ہوا

آمد مسیح کی سن کے ہوئے شاد مومنین
ابلیس نامراد و سُن اندوہگیں ہوا؀

ابن خدا نے اپنا جو چہرہ دکھادیا
ابلیس کانپ کانپ کے زیر زمیں ہوا

عیسیٰ کے خون پاک سے دل پاک ہوگیا
واللہ کہیں یہہ معجزہ ایسا نہیں ہوا

جس نے سُنا کلام کو اک مرتبہ تیرے
بخشیگا تو ہی سب کو۔ یہہ اُسکو یقیں ہوا

مُردے جلانا پل میں یہہ تیرا ہی کام تھا
دکھلائے معجزے کوئی ایسا نہیں ہوا

لکھنے لگا جو وصف مسیحا میں یہہ غزل
مومن ہوئے ہیں شاد لعیں خشمگیں ہوا

جس وقت روح پاک کا تمغہ مجھے ملا
شاکر تمہا مسیح یہہ پھر کتریں ہوا

راقم

فریڈرک۔ ایم۔ سموئیل شاکر

رُباعیات

تواریخ وفات

فردوس و ارم مکاں بزرگ رابرٹ کلارک
آں فیض رس جہاں بزرگ رابرٹ کلارک
منّت سن انتقالش آمد ز دلم ؀
گردیدہ بر آسمان بزرگ رابرٹ کلارک
۱۹۰۰ء

دیگر

منّت چو عماد دین لاہر ڈی۔ ڈی
گردیدہ فلک کمیں لاہر ڈی۔ ڈی ؀
منقوط حروف ماتہ آمد بہ شمار
شد ختم مؤخرین لاہر ڈی۔ ڈی ؀
۱۹۰۰ء

دیگر

شد گنگ زبان ہند گویائی رفت
منّت چہ کند کلام یارائی رفت
بے دل شدہ و بہجر گفت تاریخ وصال
سلطان سخن امیر مینائی رفت
۱۹۰۰ء ۔ ۳ ۔ ۱۹۰۳

راقم

کیدار ناتھ منّت

بصارت کی حفاظت

عام لوگوں کا خیال ہی کہ سبز رنگ آنکھوں کے لئے مفید ہی۔ مگر ایک جرمن پروفیسر کہتا ہی کہ یہہ صحیح نہیں ہی۔ کیونکہ خاص خاص رنگ آنکھ کی خاص خاص رگوں کو تھکا دیتے ہیں۔ دراصل شعاعوں کو میلے یا خاکی شیشوں سے دُھندلا کرنا اچھا ہی ؀

قیصر ہند کا پسندیدہ کھلونا

اس مرغوب کھلونے میں تمام نظام شمسی عمدہ طور پر دکھایا گیا ہی۔ ستارے اور سیارے اپنی اپنی جگہہ پر گردش کررہے ہیں۔ یہہ علم نجوم کی تحصیل کیواسطے سب سے عمدہ ذریعہ ہی۔ اس میں زمین کی گردش بھی عمدہ طور پر دکھائی گئی ہی ؀

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ ایڈیٹر و منیجر اخبار نورافشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ وائلی کے اہتمام سے چھپا ؀